قائداعظم اور انکا عہد

حیات محمد علی جناح

رئیس احمد جعفری

مقبول اکیڈمی

ادبی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور

قائد اعظم اور اُن کا عہد

اہتمام ———— ملک مقبول احمد
مطبع ———— پنجاب پریس لاہور
قیمت ———— ساٹھ روپے

مقبول اکیڈمی، لاہور

پہلے یہ کتاب "حیات محمد علی جناح" کے نام سے چھپی تھی، اب ترمیم و تنسیخ اور حذف و اضافہ کے بعد "قائد اعظم اور اُن کا عہد" کے نام سے شائع ہو رہی ہے۔

رئیس احمد جعفری (ندوی)
٨٩۔ ٹیگو پارک
لاہور

فہرست ابواب

اصحاب قادیان اور پاکستان

اب ایک دوسرے بہت بڑے فرقہ / اصحاب قادیان کا مسلک اور رویہ پاکستان کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے۔ حقائق ذیل سے اندازہ ہو جائے گا کہ اصحاب قادیان کی دونوں جماعتیں یعنی احمدیہ اور قادیانی مسلم لیگ کی مرکزیت، پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کی معترف اور مداح ہیں۔

جماعت احمدیہ (لاہور) کے امیر جناب مولانا محمد علی صاحب (جن کا مشہور انگریزی ترجمہ قرآن عالمگیر شہرت کا حامل ہے) نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو متعدد اخبار و روزناموں کو حسب ذیل تار ارسال فرمایا:۔

"آئندہ انتخابات میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے تمام اصحاب مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیں اور ان کی ہر ممکن مدد کریں، کیونکہ موجودہ وقت بہت نازک ہے اور اگر مسلم لیگ کو شکست ہوئی تو ملک کے لئے مسلمانوں کی قسمت تاریک ہو جائے گی"

مرزا محمود احمد صاحب کا بیان

قادیانی گروہ کے "امام جماعت" مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء

کو ایک طویل بیان اس سلسلہ میں شائع فرمایا جس کے جستہ جستہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

"کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے مفاد کا دیانتداری سے خیال رکھنا یا ایسا کرنے کا دعویدار ہونا اسے اس کی نیابت کا حق نہیں دے دیتا کیا کوئی وکیل کسی عدالت میں اس دعوے کے ساتھ پیش ہو سکتا ہے کہ میں مدعی یا مدعا علیہ کے وکیل سے زیادہ سمجھ دار ہوں اور دیانتداری سے اس کے حقوق کو پیش کر سکوں گا۔ کیا کوئی عدالت اس وکیل کے ایسے دعوے کو باوجود سچا سمجھنے کے قبول کر سکے گی؟ اور کیا اس قسم کی اجازت کی موجودگی میں ڈیمو کریسی قائم بھی کہلا سکتی ہے؟"

آگے چل کر موصوف فرماتے ہیں:۔

"کانگرس کے اس اعلان نے کہ اب وہ مسلم لیگ سے بات نہیں کرے گی بلکہ مسلمان افراد سے خطاب کرے گی۔ میرے نزدیک بات کو بالکل بدل دیا، اور میں نے محسوس کیا کہ جو لوگ دروازہ سے داخل ہونے میں ناکام رہے ہیں اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں اور اس کے معنی مسلم لیگ کی تباہی کے نہیں بلکہ مسلم کیریکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے، بس اسی وقت سے میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جب تک یہ صورت حالات نہ بدلے ہمیں مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے"

جناب موصوف نے اپنی جماعت کے اصحاب کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے، تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی۔ اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور جاالبس بحاس

سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔"

یونینسٹوں کے بارے میں جناب مرزا صاحب نے فرمایا:-

"جب تک یونینسٹ پارٹی، اپنی پالیسی کی ایسی وضاحت نہیں دیتی جس سے اس کا مسلم لیگ کی مرکزی پالیسی سے پورا تعاون اور تائید ثابت ہو اور جس کے بعد شملہ کانفرنس والے حالات کا اعادہ ناممکن ہو جائے میں سمجھتا ہوں کہ کسی احمدی کو یونینسٹ ٹکٹ پر کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔"

مسلم قوم کی مرکزیت، پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش، عامۃ المسلمین کی صلاح و فلاح نجاح و مرام کی کامیابی، تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار، کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام الہند؟ نہیں، پھر کیا، جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ وہ بھی نہیں؟ پھر کون؟ وہ لوگ جن کے خلاف "کفر" کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے۔ جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے۔ جن کا ایمان، جن کا عقیدہ، مشکوک مشتبہ اور محل نظر ہے کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے ؎

کام اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

مسلم طلبا اور پاکستان

ہر زندہ غیور اور خوددار قوم کی ریڑھ کی ہڈی، طالب علموں کا نوجوان طبقہ ہوتا ہے جس کی قربانیوں اور سرگرمیوں، جوش و خروش، ہمت و حوصلہ، عزم و استقامت، جذبۂ صادق اور اخلاص صالح پر حیات آفریں تحریکات کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ دنیا کی تاریخ حریت کے شاندار ابواب وہی ہیں جو نوجوان اور پرجوش طلبہ کی سعی و جہد کے تذکرہ سے معمور ہیں۔ چین کی تاریخ حریت کا مطالعہ کیجیے، طالب علموں کا گروہ پیش پیش نظر آئے گا۔ مصر کے جہاد حریت کی تاریخ ابھی زیر ترتیب ہے لیکن طلبہ نے اپنے کارناموں کی ایک نہ مٹنے والی داستان تاریخ کے اوراق میں محفوظ کرا دی ہے۔ جرمنی کی نشاۃ ثانیہ میں جاپان کی قوت و طاقت میں برطانیہ کی شوکت و عظمت میں طالبان علم کے زریں کارنامے بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں۔

ہندوستان میں کانگریس کی تحریک کو فروغ دینے میں اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالب علموں کا بہت بڑا حصہ ہے، تحریک خلافت کے میدان جہاد میں علی گڑھ یونیورسٹی کے طالب علم اگر شاندار اور ناقابل فراموش حصہ نہ لیتے تو جامعہ ملیہ اسلامیہ کا